اصلاح معاشرہ سلسلہ اشاعت نمبر ۱۳

شراب نوشی

اور

سرود و موسیقی

تحریر

حضرت مولانا مفتی محمد امین صاحب پالنپوری

استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند

شائع کردہ

دفتر اصلاح معاشرہ کمیٹی دارالعلوم دیوبند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شراب نوشی تمام بے حیائیوں کی جڑ ہے

شراب نوشی تمام بے حیائیوں کی جڑ ہے، کیونکہ شراب پینے کے بعد عقل زائل ہو جاتی ہے جو انسان کو تمام برائیوں اور بے حیائیوں سے روکتی ہے، اس لیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بچنے کی بہت زیادہ تاکید فرمائی ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو جو دس نصیحتیں فرمائی تھیں ان میں ایک یہ بھی ہے کہ: تم شراب ہرگز نہ پینا، اس لیے کہ وہ تمام بے حیائیوں کی جڑ ہے۔ (مسند احمد، مشکوۃ ص ۱۸)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ وصیت فرمائی کہ لَاتَشْرَبِ الْخَمْرَ، فَاِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ شراب ہرگز نہ پیو، اس لیے کہ وہ ہر برائی کی چابی ہے (اس سے ہر برائی کا دروازہ کھلتا ہے) (سنن ابن ماجہ ص ۲۵۰)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

اَلْخَمْرُ اُمُّ الْفَوَاحِشِ وَاَكْبَرُ الْكَبَائِرِ، وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ تَرَكَ الصَّلٰوةَ وَ وَقَعَ عَلٰى اُمِّهٖ وَعَمَّتِهٖ وَ خَالَتِهٖ. (فیض القدیر ص ۵۰۷ ج ۳)

ترجمہ: شراب تمام بے حیائیوں کی جڑ ہے، اور کبیرہ گناہوں میں سے سب سے سنگین ہے اور جس نے شراب پی وہ نماز چھوڑ دے گا اور (ہو سکتا ہے کہ) اپنی ماں، پھوپھی اور خالہ سے منہ کالا کرے۔

شراب نوشی بت پرستی کے مترادف ہے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: شراب کے نشے میں چور رہنے والا اگر اسی حالت میں مر گیا تو اللہ تعالیٰ کے

سامنے اس کی پیشی مشرک اور بت پرست کی طرح ہوگی۔ (مسند احمد مشکوٰۃ ص ۳۱۸)

ہر نشہ آور چیز حرام ہے

شراب کی طرح ان چیزوں کا استعمال بھی ناجائز اور حرام ہے جن کے کھانے یا پینے سے نشہ ہوتا ہے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص یمن سے آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک خاص قسم کی شراب کے بارے میں دریافت کیا جو اس علاقہ میں استعمال کی جاتی تھی، یمن کے لوگ اس کو "مزر" کہتے تھے، اور چینا سے بنتی تھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے پوچھا کہ کیا وہ نشہ پیدا کرتی ہے؟ اُس نے جواب دیا: ہاں اس سے نشہ ہوتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور نشہ کرنے والے کے لیے اللہ کا یہ عہد ہے کہ اس کو دوزخیوں کا لہو اور پیپ ضرور پلائیں گے۔ (مسلم شریف، مشکوۃ، ص ۳۱۷)

اس زمانہ میں بہت سی جامد اور سیال نشہ آور چیزیں رائج ہوگئی ہیں مثلاً طرح طرح کی دیسی اور انگریزی شرابیں، افیون، بھنگ، چرس، ہیروئن وغیرہ یہ تمام نشہ آور چیزیں قطعی حرام ہیں ان سے کنارہ کشی مسلمانوں پر فرض ہے۔

شراب کو دوا کے طور پر استعمال کرنا

شراب کو دوا کے طور پر استعمال کرنا بھی جائز نہیں ہے، حضرت وائل بن حُجر حضرمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ طارق بن سوید رضی اللہ عنہ نے شراب کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو شراب پینے سے منع فرمایا، انھوں نے کہا: میں اس کو دوا کے لیے بناتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ دوا نہیں ہے بلکہ بیماری ہے۔ (مسلم، مشکوۃ ص ۳۱۷)

اس حدیث شریف سے یہ بات ثابت ہوئی کہ کسی بھی شراب کو دوا علاج کے طور پر استعمال کرنا جائز نہیں ہے اور انگریزی دواؤں میں جو الکحل شامل ہوتی ہے یا ہومیو پیتھک دوائیں جو الکحل میں رکھی جاتی ہیں، ان کا حکم اس سے مختلف ہے کیونکہ ان دواؤں میں

شراب کا استعمال ضمنی ہے اور وہ نشہ کی حد تک پہنچتی بھی نہیں ہیں۔ ان کے احکام کی تفصیل بہشتی زیور حصّہ ۹ ص ۱۰۱ ضمیمہ طبّی جوہر میں ہے۔

کسی بھی ملک میں شراب پینا جائز نہیں

حضرت دَیلم حمیری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یارسول اللہ! ہم لوگ سرد علاقہ میں رہتے ہیں اور وہاں بڑی سخت محنت کرتے ہیں، ہم گیہوں سے ایک شراب بنا کر استعمال کرتے ہیں اور اس سے قوت و طاقت حاصل کرتے ہیں اور اپنے ملک کی سردی کا مقابلہ کرتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا اس سے نشہ پیدا ہوتا ہے؟ میں نے جواب دیا: ہاں وہ نشہ پیدا کرتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر اس سے بچو، اور ہرگز استعمال نہ کرو، میں نے کہا: حضرت! وہاں کے لوگ اس کو چھوڑنے والے نہیں ہیں (یعنی مجھے امید نہیں ہے کہ وہ کہنے سننے سے باز آجائیں) آپ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ نہ چھوڑیں تو ان سے جنگ کرو۔ (ابوداؤد، مشکوٰۃ، ص ۳۱۸)

اس حدیث شریف سے پہلی بات یہ معلوم ہوئی کہ کسی بھی علاقہ کے مقامی حالات کے پیش نظر شراب یا کوئی نشہ آور چیز حلال نہیں ہوسکتی اور دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ اگر کسی علاقہ میں اجتماعی طور پر شراب پینے پر لوگ اصرار کریں اور باز نہ آئیں، تو اسلامی حکومت ان کے خلاف طاقت استعمال کرے گی، اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ اسلام میں شراب نوشی کتنا بڑا گناہ ہے۔

شراب سے کسی بھی طرح کا تعلق رکھنا جائز نہیں

جو شخص شراب سے کسی بھی طرح کا تعلق رکھے گا وہ رحمت خداوندی سے محروم ہوگا، حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے سلسلہ میں دس آدمیوں پر لعنت فرمائی ہے:

1. شراب بنانے کے لیے انگور نچوڑنے والے پر،
2. دوسرے سے نچڑوانے والے پر،

۳. پینے والے پر،
۴. (پینے کے لیے) اٹھانے والے پر،
۵. اور اس شخص پر جس کے لیے اٹھائی گئی ہے،
۶. پلانے والے پر،
۷. بیچنے والے پر،
۸. اس کی قیمت کھانے والے پر،
۹. خریدنے والے پر، اور
۱۰. اس شخص پر جس کے لیے خریدی گئی ہے۔ (جامع ترمذی ص ۱۵۵، ج ۱)

شراب سے بچنے والوں کے لیے بشارت

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: میرے رب نے قسم کھائی ہے کہ میری عزت وجلال کی قسم! میرے بندوں میں سے جو بھی شراب کا ایک گھونٹ بھی پئے گا، میں اس کو اتنا ہی لہو اور پیپ پلاؤں گا، اور جو بندہ میرے خوف سے شراب چھوڑ دے گا میں اس کو پاکیزہ حوضوں کی پاکیزہ شراب پلاؤں گا۔ (مسند احمد، مشکوۃ ص ۳۱۸)

سرودوموسیقی کا فتنہ

سرودوموسیقی انسان میں غفلت پیدا کرتی ہے، شہوانی جذبات کو بھڑکاتی ہے، اور بے حیائی کو فروغ دیتی ہے۔ صرف یہی نہیں کہ راگ اور گانا انسان کو دینی امور سے غافل کرتا ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جو قوم بھی گانے باجے میں گرفتار ہوتی ہے وہ کسی کام کی نہیں رہتی، ترقی تو درکنار اپنا اقتدار بھی برقرار نہیں رکھ سکتی۔

تاریخ شاہد ہے کہ جب بھی کسی قوم کا موسیقی اور گانوں میں انہماک بڑھا تو وہ تباہ و برباد ہوگئی، روم و یونان جیسی عظیم قوموں کے زوال کے اسباب پڑھیے تو گانوں باجوں اور ان کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی فحاشی اور بے حیائی سرِفہرست نظر آئے گی۔ دنیا میں مسلمانوں کا اقتدار اس وقت تک مستحکم رہا جب تک وہ لہو ولعب اور گانوں باجوں سے دور رہے، مگر جب سُر ودوموسیقی کے دلدادہ ہو گئے تو اسلامی حکومت اپنا استحکام کھو بیٹھی، اور اسلام دشمن طاقتوں نے مسلم معاشرے کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا، مغلوں کی عظیم سلطنت مسلمانوں کے ہاتھ سے انگریزوں نے اس وقت چھینی ہے جب محمد شاہ رنگیلے جیسے حکمراں پیدا ہوئے، جو دن بھر گانوں باجوں میں لگے رہتے تھے، اور اس وقت تک دربار میں نہیں جاتے تھے۔ جب تک گانوں باجوں سے اکتانہ جائیں، اور حرم سرا کی عورتیں زبردستی انھیں دربار میں جانے کے لیے مجبور نہ کردیں۔ شاعر مشرق علامہ اقبال نے خوب نشاندہی فرمائی ہے:

آ بتاؤں میں تجھے تقدیرِ اُمم کیا ہے؟
سیف وسنان اوّل، چنگ ورباب آخر

انھیں مفاسد اور خرابیوں کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باجوں کو زنا اور شراب جیسی حرام چیزوں کی صف میں شمار فرمایا ہے، اور ان سے لطف اندوز ہونے کو ایسا ہی سنگین جرم بتایا ہے جیسا شراب سے لطف اندوز ہونا، اور زنا اور بدکاری کرنا، حضرت

ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب اچھی طرح فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:

لَیَکُونَنَّ مِنْ اُمَّتِی اَقْوَامٌ یَسْتَحِلُّونَ الحِرّ و الحَرِیْر و الخَمر وَالْمَعَازِف۔ (بخاری ص ۸۳۷، ج ۲)

''میری امت میں ایسے لوگ ضرور پیدا ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور باجوں کو حلال سمجھیں گے۔''

سنن ابن ماجہ میں حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: میری امت میں کچھ لوگ ضرور شراب پئیں گے اور (لوگوں کو دھوکہ دینے کے لیے) اس کا نام بدل دیں گے، ان کے سروں پر باجوں اور گانے والیوں کی آواز ہوگی، اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو زمین میں دھنسا دیں گے، اور ان میں سے بعض کو بندر اور سور بنا دیں گے۔ (ابن ماجہ ص ۳۰۰)

شیطان کی عیاری

انسان کے دل پر دو حالتیں طاری ہوتی ہیں، ایک غم کی حالت دوسری خوشی کی حالت، غم کی حالت عام طور پر اس وقت طاری ہوتی ہے جب انسان کی کوئی عزیز اور پیاری چیز گم ہو جاتی ہے، اور خوشی کی حالت اس وقت طاری ہوتی ہے جب انسان کو کوئی اچھی اور عمدہ چیز مل جاتی ہے۔ ان دونوں حالتوں کی مناسبت سے دو عبادتیں رکھی گئی ہیں، غم کی حالت میں صبر کرنا اور اللہ جل شانہ کی مشیت پر راضی رہنا، اور خوشی کی حالت میں اللہ جل شانہٗ کی بخشش اور انعام کا شکر ادا کرنا، اور اس میں کوئی شک نہیں کہ صبر و شکر دو عظیم عبادتیں ہیں ان کے فضائل و فوائد قرآن کریم اور احادیث میں بکثرت وارد ہوئے ہیں۔

شیطان ان دونوں موقعوں پر عبادت الٰہی سے ہٹانے کے لیے اور ثواب سے محروم کرنے کے لیے انسان کو دو ایسے کاموں میں لگاتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی معصیت و نافرمانی اور بہت بڑا گناہ ہے۔ غم کے موقع پر رونے دھونے اور نوحہ و گریہ میں لگاتا ہے اور خوشی کے موقع پر گانے بجانے اور رقص و سُرود میں منہمک کرتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان

کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

صَوتان ملعونان فی الدنیا والاخرۃ: مزمار نعمۃٍ، ورنۃٌ عند مصیبۃٍ۔

(فیض القدیر ص۲۱۰، ج۴)

ترجمہ: دو قسم کی آوازیں ایسی ہیں جن پر دنیا و آخرت میں لعنت کی گئی ہے، ایک خوشی کے موقع پر باجے تاشے کی آواز، دوسری مصیبت کے موقع پر آہ و بکا اور نوحہ کی آواز۔

سرود و موسیقی کی نحوست

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: اس امت میں بھی زمین میں دھنسنے، صورتیں مسخ ہونے اور پتھروں کی بارش کے واقعات پیش آئیں گے، مسلمانوں میں سے ایک شخص نے پوچھا: یارسول! ایسا کب ہوگا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جب گانے والی عورتوں اور باجوں کا عام رواج ہو جائے گا۔ اور کثرت سے شرابیں پی جائیں گی۔ (جامع ترمذی ص۴۴، ج۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

(۱) جب مال غنیمت کو شخصی دولت بنالیا جائے (۲) امانت کو مال غنیمت سمجھا جائے (۳) زکوٰۃ کو تاوان گمان کیا جائے (۴) علم دین دنیا طلبی کے لیے سیکھا جائے۔ (۵) مرد اپنی بیوی کی اطاعت (۶) اور ماں کی نافرمانی کرنے لگے۔ (۷) دوست کو قریب کرے (۸) اور باپ کو دور رکھے (۹) جب مسجدوں میں شوروغل ہونے لگے (۱۰) جب قبیلہ کا سرداران کا بدترین شخص بن جائے (۱۱) اور قوم کا سربراہ ذلیل ترین شخص ہو جائے (۱۲) آدمی کی عزت اس کے شر کے خوف سے کی جانے لگے (۱۳) جب گانے والی عورتیں اور باجوں کا رواج عام ہو جائے (۱۴) اور شرابیں پی جانے لگیں (۱۵) جب اس امت کے پچھلے اگلوں پر لعنت بھیجیں، تو اس وقت تم انتظار کرو سرخ آندھی کا، زلزلے اور زمین میں دھنسنے کا صورتیں مسخ ہونے اور بگڑنے اور پتھروں کے گرنے کا، اور قیامت کی ایسی نشانیوں کا جو یکے بعد دیگرے اس طرح آئیں گی جیسے کسی ہار کی لڑی ٹوٹ جانے سے اس کے دانے یکے بعد

دیگرے بکھرتے چلے جاتے ہیں۔ (ترمذی شریف، مشکوٰۃ ص۴۷۰)

سرودوموسیقی سے دور رہنے والوں کے لیے خوش خبری

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: قیامت کے دن اللہ جل شانہ فرمائیں گے۔ کہاں ہیں وہ لوگ جو اپنے کانوں اور آنکھوں کو شیطانی باجوں سے دُور رکھتے تھے؟ اُنھیں سارے لوگوں سے الگ کرو، چنانچہ فرشتے انھیں الگ کرکے مشک وعنبر کے ٹیلوں پر بٹھا دیں گے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیں گے کہ ان لوگوں کو میری تسبیح وتحمید سناؤ، پھر فرشتے ایسی پیاری آوازوں میں ذکر الٰہی سنائیں گے کہ سننے والوں نے ایسی آوازیں کبھی نہ سنی ہوں گی۔ (کنزالعمال ص۲۲۰، ج۱۵)

سرودوموسیقی آج کا سب سے بڑا فتنہ

آج سرودوموسیقی کا فتنہ گھر گھر پھیل گیا ہے، ریڈیو، ویڈیو، ٹیلی ویژن، وی سی آر، سینما تھیٹر اور سوانگ بھرنے کا رواج عام ہوگیا ہے، لیکن ان میں سب سے زیادہ خطرناک اور معاشرے کے لیے نہایت تباہ کن ٹیلی ویژن ہے، ٹیلی ویژن انسان کے سامنے بے حیائی، عریانی اور فحاشی کے ایسے مناظر پیش کرتا ہے کہ دیکھنے والوں کی حیا اور غیرت کا جنارہ نکل جاتا ہے، اور وہ بے حیا اور بے غیرت بن جاتے ہیں۔ پھر پستی اس درجہ حد سے گذر گئی ہے کہ ٹی وی کے فحش مناظر اور اخلاق سوز گانوں کو گھر کے سبھی افراد ماں بیٹا، باپ بیٹی، اور بھائی بہن ایک ساتھ ملکر دیکھتے اور سنتے ہیں، اس سے کیسا معاشرہ تیار ہوگا وہ ظاہر ہے، مسلمانوں کے سربراہوں اور دینی پیشواؤں کو اس کی اصلاح کے لیے کمر ہمّت باندھ لینی چاہیے، ورنہ اس کا خمیازہ پوری امت کو بھگتنا پڑے گا۔

انسانیت کے دو جوہر حیا اور غیرت

اللہ جل شانہ نے انسانیت کے تحفظ اور انسانی معاشرے کے قیام وبقاء کے لیے تمام بنی آدم میں دو خوبیاں رکھی ہیں۔ ایک حیا اور دوسری غیرت، اگر بنی آدم میں یہ دو خوبیاں نہ

ہوتیں تو انسانیت کبھی کی مٹ چکی ہوتی، اور انسانی معاشرے کا جنازہ نکل چکا ہوتا یہ خوبیاں مرد و عورت دونوں میں ہوتی ہیں، مگر عورتوں میں صفت حیا کا غلبہ ہوتا ہے اور اسے نسوانیت کا زیور سمجھا جاتا ہے، جبکہ مردوں میں غیرت غالب ہوتی ہے اور اسے مردانگی کی علامت اور اس کا ہتھیار سمجھا جاتا ہے، حیا اور غیرت ہی کی وجہ سے بدکاری اور فواحش کا دروازہ بند رہتا ہے، خدانخواستہ اگر بنی آدم میں حیا اور غیرت نہ رہے تو بدکاری، عریانی، اور فحاشی میں انسان جانوروں سے بدتر ہو جائیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

اِنَّ مِمَّا اَدْرَکَ النَّاسُ مِنْ کَلَامِ النُّبُوَّةِ الاولی: اِذَالَمْ تَسْتَحْیِ فَاصْنَعْ مَاشِئْتَ۔ (رواہ البخاری، مشکوٰۃ، ص ۴۳۱)

لوگوں نے گذشتہ انبیائے کرام کے ملفوظات میں سے یہ بات یاد رکھی ہے کہ "جب تجھ میں حیا نہ رہے تو جو چاہے کر۔"

زید بن طلحہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

اِنَّ لِکُلِّ دِیْنٍ خُلُقاً وَ خُلُقُ الاِسْلَامِ الْحَیَاءُ۔ (رواہ مالک مرسلا، مشکوٰۃ ص ۴۳۲)

ہر دین میں ایک (امتیازی) وصف ہوتا ہے اور اسلام کا (امتیازی) وصف حیا اور شرم ہے۔

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو دیکھوں تو تلوار سے اس کی گردن اُڑا دوں، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت سعدؓ کی اس غیرت مندی کا علم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم سعدؓ کی غیرت پر تعجب کرتے ہو؟ اللہ کی قسم! میں اُن سے زیادہ غیرت مند ہوں، اور اللہ جل شانہٗ مجھ سے بھی زیادہ غیرت مند ہیں، اور غیرت ہی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ظاہری اور پوشیدہ فواحش کو حرام فرمایا ہے۔ (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ، ص ۲۸۶)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ یَغَارُ، وَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ یَغَارُ، وَغَیْرَةُ اللّٰہِ اَنْ لَایَاتِیَ الْمُومِنُ مَا

حَرَّمَ اللّٰہُ۔ (متفق علیہ، مشکوٰۃ، ص ۲۸۶)

''اللہ تعالیٰ غیرت کھاتے ہیں اور مؤمن بھی غیرت کھاتا ہے، اور اللہ کی غیرت یہ ہے کہ مؤمن وہ کام نہ کرے جس کو اللہ نے حرام فرمایا ہے۔''

اس ارشادِ نبوی کا مطلب یہ ہے کہ غیرت جو اللہ تبارک وتعالیٰ کی صفت ہے وہ مومن میں بھی ہونی چاہیے، غیرت ہی وہ وصف ہے جو فواحش ومنکرات سے انسان کو بچاتا ہے، باغیرت آدمی جب اپنے اہل وعیال کو فواحش میں مبتلا دیکھتا ہے تو اس کا خون کھولنے لگتا ہے، اور وہ ان کی روک تھام کی پوری کوشش کرتا ہے، اگر باز نہیں آتے تو مناسب تنبیہ کرتا ہے، مناسب تنبیہ کے باوجود باز نہیں آتے تو ان کو سخت سزا دیتا ہے۔ اسی طرح اللہ تبارک و تعالیٰ چونکہ سب سے زیادہ غیرت مند ہیں اس لیے انسانوں کو فواحش ومنکرات سے روکتے ہیں، قرآن وحدیث میں جابجا فواحش ومنکرات کی حرمت کو واضح کیا گیا ہے۔ اس کے باوجود لوگ فواحش ومنکرات سے باز نہیں آتے تو اللہ تبارک وتعالیٰ دنیا وآخرت میں ان کو سخت سزا دیتے ہیں، پس غیرتِ الٰہی کا تقاضا یہ ہے کہ مسلمان وہ کام ہرگز نہ کرے جو اللہ نے حرام کیے ہیں۔

ٹی وی دین ودنیا دونوں سے غافل کرتی ہے

الغرض ٹیلی ویژن اس زمانہ کا سب سے بڑا فتنہ ہے اس لیے کہ اس سے بے حیائی اور فحاشی کو فروغ ملتا ہے، اور دین سے لوگ غافل ہوجاتے ہیں تجربہ شاہد ہے کہ ٹی وی پروگراموں کو دیکھنے والے عام طور پر نمازوں میں غفلت کرتے ہیں، جماعت کا اہتمام نہیں کرتے، اور جب کوئی خاص پروگرام آتا ہے تو تمام دینی اور دنیوی کاموں کو چھوڑ کر اس میں منہمک ہوجاتے ہیں، ظاہر ہے کہ جو چیز لوگوں کو دین ودنیا سے غافل کردے وہ کیسے جائز اور مفید ہوسکتی ہے؟ ارشادِ خداوندی ہے:

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِىْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا، اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ. (سورۂ لقمان، آیت ۶)

''اور بعضا آدمی ایسا ہے جو ان باتوں کا خریدار بنتا ہے (یعنی ایسی باتیں اختیار کرتا ہے)

جو (اللہ سے) غافل کرنے والی ہیں، تاکہ اللہ کی راہ سے بے سمجھے بوجھے گمراہ کرے، اور راہِ حق کی ہنسی اُڑاوے، ایسے لوگوں کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔"

شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی نور اللہ مرقدہٗ اس آیت کی تفسیر میں ارقام فرماتے ہیں کہ: سعدائے مُفلحین کے مقابلہ میں یہ اُن اشقیاء کا ذکر ہے جو اپنی جہالت اور ناعاقبت اندیشی سے قرآن کریم کو چھوڑ کر ناچ رنگ، کھیل تماشے یا دوسری واہیات وخرافات میں مستغرق ہیں چاہتے ہیں کہ دوسروں کو بھی ان ہی مشاغل وتفریحات میں لگا کر اللہ کے دین اور اس کی یاد سے برگشتہ کردیں، اور دین کی باتوں پر خوب ہنسی مذاق اُڑائیں۔

(فوائد عثمانی بر ترجمہ شیخ الہند)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: نہ گانے والیوں کو بیچو، نہ ان کو خریدو، نہ ان کو (گانے کی) تعلیم دو اور ان کی تجارت میں کوئی خیر وبرکت نہیں ہے اور ان کا ثمن اور قیمت حرام ہے، ایسی ہی چیزوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے: وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِىْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ الخ۔

(جامع ترمذی، ص ۱۵۴، ج ۱)

ٹی وی اور دیگر آلاتِ لہو کی تجارت

مذکورہ حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ ٹیلی ویژن اور دیگر آلاتِ لہو کی تجارت اور کاروبار میں خیر وبرکت نہیں، لہٰذا مسلمانوں کو ان چیزوں کی تجارت اور کاروبار سے بچنا چاہیے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان چیزوں کو فروغ دینے کے لیے نہیں بلکہ مٹانے اور نیست ونابود کرنے کے لیے تشریف لائے تھے۔ حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے تمام جہانوں کے لیے رحمت اور سب کے لیے ہدایت بنا کر بھیجا ہے، اور میرے پروردگار نے مجھے حکم دیا ہے کہ معازف ومزامیر، بت پرستی، صلیب پرستی اور تمام جاہلی باتوں کو مٹادوں اور نیست ونابود کردوں۔ (مسند احمد، مشکوٰۃ، ص ۳۱۸)

معازف ان باجوں کو کہا جاتا ہے جو ہاتھ سے بجائے جاتے ہیں، جیسے ڈھول، طبلہ،

ستار، سارنگی وغیرہ۔ اور مزامیر وہ باجے ہیں جو منہ سے بجائے جاتے ہیں جیسے شہنائی، بانسری وغیرہ۔

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ بت پرستی اور صلیب پرستی کی طرح تمام جاہلانہ باتوں اور ہر قسم کے باجوں کو مٹانا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان خاص مقاصد میں سے ہے جن کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے مامور ہیں لہٰذا جن مسلمانوں کے گھروں میں ٹیلی ویژن ہیں ان کو چاہیے کہ وہ اس منحوس چیز کو اپنے گھروں سے نکال دیں، اور جن خوش نصیب مسلمانوں نے ابھی تک اپنے گھروں کو اس لعنت سے پاک رکھا ہے وہ اس ملعون چیز کو تا قیامت اپنے گھروں میں داخل نہ ہونے دیں۔

ٹی وی، وی سی آر اور ڈِش انٹینا اس دَور کے انتہائی بھیانک فتنے

پوری انسانیت کے لیے بالعموم اور امت مسلمہ کے لیے بالخصوص اس دَور کا سب سے خطرناک اور انتہائی بھیانک فتنہ ٹیلی ویژن ہے اور اس کا ذیلی اور تابع مگر اُمّ الخبائث آلہ وی سی آر ہے، اور ڈِش انٹینا اس فتنے کو ہزار گنا بڑھاتا ہے۔

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ یہ لعنت جس گھر میں داخل ہوتی ہے وہ گھر دینی یا دنیوی اعتبار سے چاہے کتنا ہی باحیثیت ہو، پھر بھی اس گھر سے اسلامی تہذیب، اسلامی اخلاق اور اسلامی افکار واقدار کا جنازہ نکل جاتا ہے۔ لباس اور لباس کے استعمال کے ڈھنگ بدل جاتے ہیں، گفتگو اور اندازِ گفتگو بدل جاتا ہے۔ بیٹی کا باپ کے سامنے، اور بہن کا بھائی کے سامنے حجاب کا انداز بدل جاتا ہے، سروں سے ٹوپیاں اور اوڑھنیاں رخصت ہوجاتی ہیں۔ چہروں سے ڈاڑھیاں رکھنا اور لڑکیاں چہروں اور سروں کو ڈھانکنا باعث ننگ وعار سمجھتی ہیں، والدین کی نافرمانی کرنا، اور بڑوں کی بے ادبی کرنا ان کا محبوب مشغلہ بن جاتا ہے۔ اسلامی افکار واقدار کی عظمت ان کے دلوں سے رخصت ہوجاتی ہے، اور مغربی تہذیب اور افکار و خیالات کو اچھا سمجھنے لگتے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كَيْفَ بِكُمْ اِذَا فَسَقَ فِتْيَانُكُمْ وَطَغٰى نِسَاؤُكُمْ؟ قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَاِنَّ

ذٰلِکَ لَکَائِنٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَاَشَدُّ کَیْفَ بِکُمْ اِذْ لَمْ تَامُرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ؟ قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَاِنَّ ذٰلِکَ لَکَائِنٌ؟ قَالَ: نَعَمْ وَاَشَدُّ، کَیْفَ بِکُمْ اِذَا رَاَیْتُمُ الْمَعْرُوْفَ مُنْکَرًا وَالْمُنْکَرَ مَعْرُوْفًا؟ (اخرجہ رزین، جامع الاصول، ص ۴۱۲، ج ۱۰، مطبوعہ بیروت)

ترجمہ: تمھارا کیا حال ہوگا جب تمھارے نوکر چاکر بدکار ہو جائیں گے، اور تمھاری عورتیں سرکش ہو جائیں گی؟ صحابہ کرامؓ نے پوچھا یارسول اللہ! ایسا بھی ہونے والا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں، اور اس سے بھی برا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمھارا کیا حال ہوگا جب تم نہ تو اچھی باتوں کی تاکید کروگے، نہ بری باتوں سے منع کروگے؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: حضور! ایسا بھی ہونے والا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں، اور اس سے بھی برا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمھارا کیا حال ہوگا جب تم اچھے کو برا اور برے کو اچھا گمان کرنے لگوگے؟

اس ارشادِ نبویؐ کو غور سے پڑھیے اور سوچیے کہ آیا ٹی وی، وی سی آر اور ڈش انٹینا ان برائیوں کو جنم دیتے ہیں یا نہیں؟ اگر یہی تمام برائیوں کی جڑیں اور مرکز ہیں، تو پھر آپ اس سے بچنے کی فکر کیوں نہیں کرتے؟ کیا عذابِ خداوندی اور آفتِ سماوی کا انتظار ہے؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

اِذَا عَمِلَتْ اُمَّتِیْ خَمْسًا فَعَلَیْهِمُ الدَّمَارُ: اِذَا ظَهَرَ فِیْهِمُ التَّلَاعُنُ، وَشَرِبُوا الْخُمُوْرَ، وَلَبِسُوا الْحَرِیْرَ، وَاتَّخَذُوا الْقِیْنَاتِ، وَاکْتَفَی الرِّجَالُ بِالرِّجَالِ وَالنِّسَاءُ بِالنِّسَاءِ (کنز العمال، ص ۱۸، ج ۱۶۲)

ترجمہ: جب میری امت پانچ کام کرے گی تو ان پر ہلاکت آئے گی: (۱) جب ان میں ایک دوسرے پر لعنت کرنا عام ہو جائے گا (۲) لوگ شرابیں پییں گے (۳) ریشم پہنیں گے (۴) ڈومنیوں کو اپنائیں گے (۵) مرد مردوں پر اور عورتیں عورتوں پر اکتفا کریں گی (یعنی ہم جنسی کا مرض عام ہو جائے گا)

ظاہر ہے کہ ٹی وی وغیرہ ڈومنیوں کی بدترین شکلیں ہیں اس لیے جس ہلاکت و بربادی

کی خبر گانے والی عورتوں کا دور دورہ ہونے کی صورت میں دی گئی ہے، وہی وعید ان آلات پر بھی ہوگی۔

نیز حضرت عبادہ بن صامت، حضرت عبدالرحمٰن بن غنم، حضرت ابوامامہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَیَبِیْتَنَّ اُنَاسٌ مِنْ اُمَّتِیْ عَلٰی اَشَرٍ وَ بَطَرٍ وَلَعِبٍ وَلَھْوٍ، فَیُصْبِحُوْنَ قِرَدَۃً وَّخَنَازِیْرَ، بِاسْتِحْلَالِھِمُ الْمَحَارِمَ، وَاتِّخَاذِھِمُ الْقَیْنَاتِ وَ شُرْبِھِمُ الْخَمْرَ وَ بِاَکْلِھِمُ الرِّبَا، وَ لُبْسِھِمُ الْحَرِیْرَ (کنز العمال، ص۸۲، ج۱۶)

ترجمہ: قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے! میری امت میں سے کچھ لوگ تکبر کرنے، اِترانے اور کھیل تماشوں میں رات بھر مشغول رہیں گے، اور صبح ہوتے ہی بندر اور سور بن جائیں گے۔ حرام چیزوں کو حلال سمجھنے کی وجہ سے اور ڈومنیوں کو اپنانے، شراب پینے، سود کھانے اور ریشم پہننے کی وجہ سے۔

ذرا ٹھنڈے دل سے سوچئے کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کاموں میں رات بھر مشغول رہنے پر بندر اور سور بن جانے کی خبر دی ہے، آج ٹی وی اور وی سی آر دیکھنے والے رات بھر ان کاموں میں منہمک رہتے ہیں یا نہیں؟ یقیناً انہی لغویات وخرافات میں ان کے رات دن کٹ رہے ہیں، اور تباہی و بربادی کی طرف بڑھ رہے ہیں، پس جو حضرات اپنی فیملی کو سنوارنا چاہتے ہیں ان کی بہبودی کے خواہشمند ہیں ان میں فواحش کو رواج دینا نہیں چاہتے اور اپنی عزت وآبرو بچانا چاہتے ہیں ان کو چاہیے کہ پہلی فرصت میں ان اسبابِ لعنت کو گھر بدر کردیں، اگر وہ ایسا نہیں کریں گے تو جلد وہ دن دیکھنا پڑے گا کہ خون کے آنسو روئیں گے، اور اس وقت کوئی علاج ممکن نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو ان ہلاکت خیز چیزوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائیں! عذابِ خداوندی اور آفاتِ سماوی سے بچائیں، اور دُنیا وآخرت کی نعمتوں اور خوبیوں سے مالامال فرمائیں! آمین یارب العالمین۔

○○

اصلاحِ معاشرہ کے لئے چند رہنما اصول

از: امیر الهند حضرت مولانا سیّد اسعد مدنی نور اللہ مرقدہٗ

مسلمانوں کی موجودہ ذلت ورسوائی کی اصل وجہ یہی دین سے دوری اور دینی تعلیمات پر عمل نہ کرنا ہے۔ ایسے میں تمام مسلمانوں اور خاص کر دیندار لوگوں، علماء کرام اور مساجد کے ائمہ پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ مسلم معاشرہ میں پیدا ہونے والی ان خرابیوں کو ہر ممکن طریقہ سے دور کرنے کی جدوجہد کریں۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ کی پوری طرح انجام دہی کریں۔

اس سلسلہ میں درج ذیل طریقے کو اپنانے کا مشورہ دیا جاتا ہے:

(۱) ہر بستی اور ہر محلہ میں اصلاحی کمیٹیاں قائم کر کے عوام کو دین کی طرف متوجہ کیا جائے۔ نماز و روزہ اور دیگر عبادات کے علاوہ صورت وسیرت کو بھی اسلامی رنگ میں ڈھالنے کی ترغیب دی جائے۔ گھروں میں دینی ماحول قائم کیا جائے۔ نیز موقع بہ موقع اصلاحی جلسے کیے جائیں۔

(۲) اولاد میں ماں باپ کا ادب واحترام اور ان کی اطاعت وخدمت کا جذبہ پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔ نیز بڑوں کے احترام کرنے اور چھوٹوں کے ساتھ شفقت ومحبت کرنے کا ماحول تیار کیا جائے۔

(۳) شادی بیاہ اور ختنہ وغیرہ امور میں اصراف بے جا اور جہیز وتلک کی حرام رسم کے خلاف تحریک چلائی جائی اور نوجوان ایسی شادیوں کا بائیکاٹ کریں۔

(۴) دس روزہ عشرہ پروگراموں، انفرادی ملاقات، میٹنگوں، لٹریچر اور دیگر طریقے اختیار کر کے خصوصیت سے سنیما بینی، ٹیلی ویژن، وی سی آر اور دوسری خرافات سے خود بچنے اور دوسروں کو بچانے کی تلقین کی جائے۔

(۵) ایڈز کے انسداد کے لیے ڈاکٹری اعتبار سے جو طریقے بتائے جاتے ہیں وہ بجائے خود مضر ہیں اور گناہوں کو ترغیب دیتے ہیں۔ اس لیے ضرورت ہے کہ انسداد فحاشی مہم کے لیے اسلامی طریقوں کو اپنایا جائے۔ اس سلسلے میں اسلامی تعلیمات کی زیادہ سے زیادہ تشہیر کی جائے۔

(خطباتِ فدائے ملتؒ، ص ۶۴۹-۶۵۰)